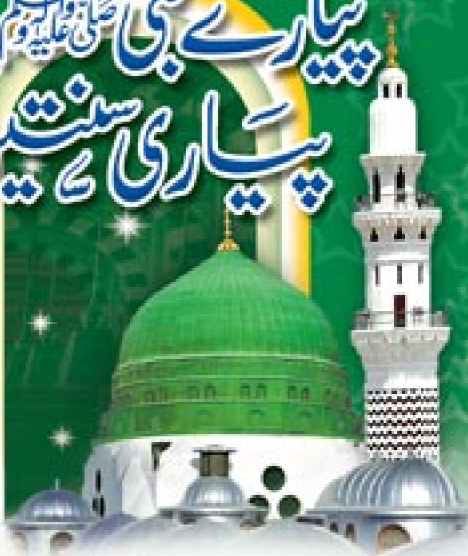
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں



شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال، کراچی

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سنتیں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

کتاب کا نام : پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں
مؤلف : عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تاریخِ اشاعت : ۶/ ذوالقعدہ ۱۴۳۶؁ھ مطابق ۲۲/ اگست ۲۰۱۵؁ء بروز ہفتہ
زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس : 11182 رابطہ: +92.21.34972080 اور +92.316.7771051
ای میل : khanqah.ashrafia@gmail.com
ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

❁❁❁❁

عرضِ مؤلف

محمد اختؔر عفا اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتا ہے کہ شریعت و طریقت، تصوّف و سلوک کی اساس اِتباعِ سنّت ہے۔ منازلِ قربِ اِلٰہی کی اِبتدا بھی یہی ہے اور اِنتہا بھی یہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کی اِبتدا بھی اتّباعِ سنّت پر موقوف ہے اور اِنتہا بھی۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے **فَاتَّبِعُوۡنِیۡ** کی قید لگادِی کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے نبی کی اِتباع کرو اور جب تم نبی کی اِتّباع کروگے تو تمہیں کیا اِنعام ملے گا؟ **یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ**[1] میں تم سے محبت کرنے لگوں گا۔ معلوم ہوا کہ محبت کی اِبتدا بھی سنّت کی اتّباع پر موقوف ہے اور اس کی انتہا یعنی محبوبیت عند اللہ بھی سنّت کی اتّباع کا ثمرہ ہے کیوں کہ **فَاتَّبِعُوۡنِیۡ** پر **یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ** کی ترتیب منصوص ہے، اِس لیے سیّد الطائفہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے سلسلہ میں وُصولی اِلَی اللہ (اللہ تک پہنچنا) اِسی لیے

[1] اٰل عمرٰن:۳۱

بہت جلد ہو جاتا ہے کیوں کہ اِتباعِ سنّت پر عمل کیا جاتا ہے۔ اگر آج اُمت سنّت کے راستہ پر آجائے تو اس کی دوری حضوری سے تبدیل ہو جائے اور تمام مسائل حل ہو جائیں۔ میرے اشعار ہیں ؎

مؤمن جو فدا نقش کفِ پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالَم کا خزینہ
گر سنّتِ نبوی کی کرے پیروی اُمّت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

اور اِتباعِ سنّت کی عظمت پر ایک شعر تو حق تعالیٰ نے احقر سے ایسا کہلوادیا جو بین الاقوامی شہرت یافتہ اور اکابر علماء کا پسندیدہ ہے۔ بعض احباب نے کہا کہ اِتباعِ سنّت پر اس سے زیادہ اچھا اور اثر انگیز شعر نظر سے نہیں گزرا۔ اور ماریشیس کے سفر کے دوران احقر نے دیکھا کہ وہاں کی جامع مسجد میں بھی لکھا ہوا تھا۔ میرا وہ شعر یہ ہے ؎

نقشِ قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ جل جلالہ سے ملاتے ہیں سنّت کے راستے

اور اِس بارے میں ایک بشارتِ عظمیٰ بھی ہے۔ ایک صالحہ عورت کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زِیارت ہوئی۔ بہت سے افراد ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احقر کو سب سے زیادہ اپنے قریب بٹھایا ہوا ہے اور اِرشاد فرمایا ''حکیم محمد اختؔر آپ کا یہ شعر بہت عمدہ ہے اور ہمیں بہت زیادہ پسند ہے۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔'' ایک دوست نے کہا کہ اس شعر کے پہلے مصرع میں ایک حدیث شریف کا اور دوسرے مصرع میں ایک آیتِ مبارک کا مفہوم ہے۔ گویا قرآن و حدیث کے مفہوم کا یہ شعر ترجمان ہے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے:

مَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ
اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ [۲]

ترجمہ: جس نے میری سنّت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

---

[۲] جامع الترمذی: ۹۶/۲، باب الأخذ بالسنۃ واجتناب البدع

اور آیت شریفہ یہ ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۳

ترجمہ: جس نے رسول کی اِطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اِطاعت کی۔

پیشِ نظر رسالہ "پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری سنتیں" تقریباً بیس برس پہلے احقر نے تحریر کیا تھا جو الحمد للہ تعالیٰ خانقاہ سے ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم ہو چکا ہے اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے جن میں فارسی، انگریزی، بنگلہ، برمی، گجراتی، پشتو، سندھی وغیرہ شامل ہیں اور عربی زبان میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ رِسالہ میں ہر سنّت پر صحاح ستّہ اور کتبِ فقہ کے حوالے اگرچہ درج تھے لیکن بعض احبابِ اہلِ علم نے فرمایش کی کہ کچھ مزید حوالے مع باب اور صفحات کی تفصیل کے اگر درج کیے جائیں تو رسالہ کی اِفادیت بڑھ جائے گی۔ چنانچہ الحمد للہ موجودہ اِشاعت میں ایک ایک سنّت پر کئی کئی کتب احادیث و فقہ کے حوالے مذکورہ تفصیل کے ساتھ درج ہیں اور احقر کے علم میں نہیں ہے

۳۔ النسآء: ۸۰

کہ سننِ عادیہ پر اتنا مدلّل رسالہ کہیں موجود ہو۔ حوالہ جات کی تخریج و تحقیق میں جامعہ اشرف المدارس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید صاحب سلّمہٗ نے بڑی خدمت انجام دی ہے لہٰذا دُعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو احقر کے لیے اور ان کے لیے اور جملہ معاونین کے لیے قیامت تک صدقۂ جاریہ اور ذریعۂ نجات بنائیں۔

آمِيْنْ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

العارض: محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

۱۹؍جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸؁ھ مطابق ۵؍جولائی ۲۰۰۷؁ء بروز جمعرات

❁ ❁ ❁ ❁

ایسی صورت جو مجھے آپ سے غافل کر دے
اے خدا اس سے بہت دور مرا دل کر دے

اپنی رحمت سے تو طوفان کو ساحل کر دے
ہر قدم پر تو مرے ساتھ میں منزل کر دے

اختر

سو کر اُٹھنے کی سنتیں

۱) نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔[۴]

۲) صبح جب آنکھ کھلے تو یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ[۵]

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زِندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

۳) جب سو کر اُٹھیں تو مسواک کر لیں[۶]۔ وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے۔ سو کر اُٹھتے ہی مسواک کر لینا علیحدہ سنّت ہے۔

۴) پاجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں، کُرتا یا قمیض پہنیں تو پہلے دائیں آستین میں ڈالیں پھر

---

۴ شمائل الترمذی: ۱۸، باب ما جاء فی عبادۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم

۵ صحیح البخاری: ۲/۹۳۶، (۶۳۵۷)، باب ما یقول اذا اصبح... صحیح مسلم: ۲/۳۴۸، باب الدعاء عند النوم... جامع الترمذی: ۲/۱۷۶، باب ما جاء فی الدعاء اذا اصبح واذا أمسی... سنن ابی داؤد: ۲/۳۳۵، باب ما یقول اذا اصبح

۶ سنن ابی داؤد: ۱/۸، باب السواك لمن قام باللیل

بائیں میں۔ اسی طرح صدری۔ ایسے ہی جوتا پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں اور جب اُتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اُتاریں پھر دائیں طرف کا اُتاریں اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اُتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔[۷]

۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں۔[۸]

بیت الخلاء آنے جانے کی دُعائیں اور سنتیں

۱) اِستنجے کے لیے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں۔ تین ڈھیلے یا پتھر ہوں تو مستحب ہے۔[۹] اگر پہلے سے بیت الخلاء میں اِنتظام کیا ہوا ہو تو کافی ہے، فلش پاخانوں میں ڈھیلوں کی وجہ سے دِقّت ہورہی ہے لہٰذا بعض علماءِ کرام نے ٹوائلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ فلش خراب نہ ہو۔

---

۷ صحیح البخاری: ۲/۸۷۰،باب یبدأ بانتعال الیمنی...جامع الترمذی ۱/۳۰۷، باب ماجاء بأيّ رِجلٍ یبدأ اذا انتعل

۸ جامع الترمذی:۱/۱۳،باب ماجاء اذا استیقظ احدکم من منامہ

۹ صحیح مسلم:۱/۱۶۳ ،باب مایقول اذا دخل الخلاء...جامع الترمذی: ۱/۷، باب مایقول اذا دخل الخلاء...سنن ابن ماجۃ:۲۶،باب مایقول اذا دخل الخلاء

۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیت الخلاء تشریف لے جاتے تھے۔[۱۰]

۳) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ[۱۱]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے، مرد ہوں یا عورت۔

فائدہ: مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ احادیث میں ہے کہ اس دُعا کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ خُبُثِ کے "ب" پر پیش اور جزم دونوں جائز ہیں۔[۱۲]

۴) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھے۔[۱۳]

---

۱۰ کنزالعمال: ۲۰/۷ (۱۷۸۷۶)، باب التخلی وآدابہ

۱۱ صحیح البخاری: ۲۶/۱، باب مایقول عند الخلاء

۱۲ مرقاۃ المفاتیح: ۵۰/۲ (۳۳۷)، باب آداب الخلاء

۱۳ قال الالبانی فی ارواء الغلیل: ۱۳۲/۱ "لا اعرف دلیلهٗ ولعلهٗ القیاس علی الخروج من المسجد"

۵) جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اُتنا ہی بہتر ہے۔[۱۴]

٦) بیت الخلاء سے نکلتے وقت داہنا پیر باہر نکالیں اور باہر آکر یہ دُعا پڑھیں:

غُفْرَانَكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ[۱۵]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اِیذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

۷) بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دِکھائی دیتا ہو تو اُس کو اُتار کر باہر ہی چھوڑ دیں۔[۱٦]

---

۱۴ جامع الترمذی:۱/۱۰،باب فی الاستتار عندالحاجة...سنن ابی داؤد :۱/٦،باب الاستتار فی الخلاء

۱۵ سنن ابن ماجه: ۱۲۳،باب ما یقول اذا خرج من الخلاء

۱٦ سنن ابی داؤد:۱/۴،باب الخلاء یکون الخاتم فیه ذکراللہ یدخل به الخلاء/ سنن ماجة: ۱۲۳(۳۰۳)،باب ذکراللہ عزّوجل علی الخلاء والخاتم فی الخلاء

تعویذ جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

۸) رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ اُس طرف پیٹھ کریں۔[۱۷]

۹) رفع حاجت کرتے وقت بلا ضرورتِ شدیدہ کلام نہ کریں۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ کا ذِکر بھی نہ کریں۔[۱۸]

۱۰) پیشاب، پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں کیوں کہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔[۱۹]

۱۱) پیشاب کرتے وقت یا اِستنجا کرتے وقت عضوِ خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں، اِستنجا بائیں ہاتھ سے کریں۔[۲۰]

۱۲) بعض جگہ بیت الخلاء نہیں ہوتا اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں

---

۱۷ صحیح البخاری: ۲۶/۱ (۱۴۶)، باب لا تستقبل القبلۃ بغائط او بول... جامع الترمذی: ۸/۱، باب فی النھی عن استقبال القبلۃ بغائط او بول

۱۸ سنن ابی داؤد: ۳/۱ باب کراھیۃ الکلام عند الخلاء

۱۹ سنن ابنِ ماجۃ: ۱۲۶ (۳۴۸)، باب التشدید فی البول

۲۰ صحیح البخاری: ۲۷/۱ (۱۵۶) باب لا یمسک ذکرہ بیمینہ اذا بال... سنن ابی داؤد: ۵/۱ باب کراھیۃ مس الذکر بالیمین فی الاستبراء

رفع حاجت کرنا چاہیے، جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔[۲۱]

۱۳) پیشاب کرنے کے لیے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اُڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔[۲۲]

۱۴) بیٹھ کر پیشاب کریں۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔[۲۳]

۱۵) پیشاب کرنے کے بعد اِستنجا سکھانا ہو تو دِیوار وغیرہ کی آڑ میں سکھانا چاہیے۔[۲۴]

۱۶) وضو سنّت کے موافق گھر پر کرنا چاہیے۔[۲۵]

۱۷) سنتیں گھر پر پڑھ کر جانا چاہیے۔ موقع نہ ہو تو مسجد ہی میں پڑھ لے۔[۲۶]

فائدہ: آج کل جب کہ سنتوں کو ترک کیا جارہا ہے۔ سنن کا

---

۲۱ سنن ابی داؤد:۱/۶باب الاستتار فی الخلاء...سنن ابن ماجة:۲۸باب السّاعد لسراز فی القضاء

۲۲ جامع الترمذی: باب اذا اراد الحاجة ابعد فی المذهب۱/۱۲...سنن ابی داؤد:۱/۲ باب الرجل یتبواء لبوله

۲۳ جامع الترمذی:۱/۹باب النهی عن البول قائمًا

۲۴ ردالمحتار:۱/۳۳۷

۲۵ مرقاة المفاتیح:۲/۴۰۴

۲۶ مرقاة المفاتیح:۲/۳۹

مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔[۲۷]

گھر سے نکلنے کی دُعا

۱) گھر سے مسجد یا کہیں بھی جانے کے لیے باہر نکل کر یہ دُعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ[۲۸]

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے بچنے کی اور نیکیاں کرنے کی قوّت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۲) اِطمینان سے جانا، دوڑ کر نہ جانا (یہ صرف مسجد کے لیے ہے، راستے کے لیے نہیں)۔[۲۹]

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

۱) اور مسجد سے یا جہاں کہیں سے بھی گھر میں داخل ہو کر یہ دُعا پڑھنا اور پھر گھر والوں کو سلام کرنا:

---

۲۷ کمالاتِ اشرفیہ:۱۵۶

۲۸ سنن ابی داؤد: ۳۳۹/۲ باب ما یقول اذا خرج من بیتہٖ... جامع الترمذی: ۱۸۱/۲ باب ما یقول الرجل اذا خرج من بیتہٖ

۲۹ جامع الترمذی: ۷۵/۱ باب ما جاء فی المشی الی المساجد... سنن ابن ماجۃ: ۱۵۹ (۷۷۵) باب المشی الی الصّلوٰۃ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا[۳۰]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پر بھروسہ کیا۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

۱) داہنا پیر مسجد میں داخل کرنا۔[۳۱]

۲) بِسْمِ اللهِ پڑھنا۔[۳۲]

۳) دُرود شریف پڑھنا مثلاً: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ[۳۳]

۴) دُعا پڑھنا مثلاً: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[۳۴]

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۳۰؎ سنن ابی داؤد: ۳۳۹/۲، باب ما یقول الرجل اذا دخل بیتہ
۳۱؎ صحیح البخاری: ۶۱/۱، باب التیمّن فی دخول المسجد
۳۲؎ سنن ابن ماجۃ: ۵۶ (۷۷۱)، باب الدعاء عند دخول المسجد
۳۳؎ سنن ابن ماجۃ: ۵۶ (۷۷۲)، باب الدعاء عند دخول المسجد... جامع الترمذی: ۷۱/۱، باب ما یقول عند دخولہ المسجد
۳۴؎ سنن ابن ماجۃ: ۵۶ (۷۷۳)، باب الدعاء عند دخول المسجد

۵) اعتکاف کی نیت کرنا۔[۳۵]

مسجد سے باہر آنے کی سنتیں

۱) بایاں پیر مسجد سے باہر نکالنا۔[۳۶]

۲) بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔[۳۷]

۳) دُرود شریف پڑھنا مثلاً: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ[۳۸]

۴) دُعا پڑھنا مثلاً: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ[۳۹]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسواک کی سنتیں

۱) ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنّت ہے۔[۴۰]

---

۳۵ ردالمحتار: ۲/۴۳۵
۳۶ صحیح البخاری: ۱/۶۱ (۴۲۷) باب التیّمن فی دخول المسجد
۳۷ سنن ابن ماجۃ: ۵۶ (۷۷۱) باب الدعاء عند دخول المسجد
۳۸ جامع الترمذی: ۱/۷۰ باب مایقول عند دخوله المسجد ...سنن ابن ماجۃ: ۱۵۹ (۷۷۱) باب الدعاء عند دخول المسجد
۳۹ سنن ابن ماجۃ: ۱۵۹ (۷۷۱) باب الدعاء عند دخول المسجد
۴۰ سنن ابی داؤد: ۱/۸ باب السواك من الفطرة

۲) مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ جو حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلی مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اُوپری سرے کے نیچے رکھے اور باقی اُنگلیاں مسواک کے اُوپر رکھے۔[۴۱]

وضو کی سنتیں

وضو میں اٹھارہ (۱۸) سنتیں ہیں۔ ان کو ادا کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہو جائے گا۔

۱) وضو کی نیت کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح ہونے کے لیے وضو کرتا ہوں۔[۴۲]

۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر وضو کرنا۔ بعض روایات میں وضو کی بِسْمِ اللّٰهِ اِس طرح سے آئی ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ[۴۳] اور بعض روایات میں اس طرح بھی ہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

---

۴۱ ردالمحتار: ۸۵/۱

۴۲ سنن نسائی: ۲۴/۱ باب النیة فی الوضو

۴۳ حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۱۰۵/۱/ مجمع الزوائد: ۵۱۳/۱ (۱۱۱۲)/ عمل الیوم واللیلة: ۴۲ (۸۰)

اور وضو کے دوران یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ[۴۴]

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کر دے اور میرے گھر کو وسیع کر دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

۳) دونوں ہاتھوں پہنچوں تک دھونا۔[۴۵]

۴) مسواک کرنا، اگر مسواک نہ ہو تو اُنگلی سے دانتوں کو ملنا۔[۴۶]

۵) تین بار کلّی کرنا۔[۴۷]

۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور تین بار ناک چھنکنا۔[۴۸]

۷) کلّی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا اگر روزہ نہ ہو۔[۴۹]

۸) ہر عضو کو تین بار دھونا۔[۵۰]

---

[۴۴] جامع الترمذی: ۱۸۸/۲، باب من ابواب جامع الدعوات
[۴۵] سنن ابی داؤد: ۱۵/۱، باب صفۃ وضوء النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم
[۴۶] حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱۰۵/۱، ۱۰۶
[۴۷] سنن ابی داؤد: ۱۴/۱، باب صفۃ وضوء النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم
[۴۸] سنن ابی داؤد: ۱۵/۱، باب صفۃ وضوء النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم
[۴۹] سنن ابی داؤد: ۱۵/۱، باب صفۃ وضوء النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم
[۵۰] صحیح البخاری: ۲۷/۱، ۲۸، باب الوضوء ثلثا ثلثا

۹) چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا۔[۵۱]

فائدہ: داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین بار چہرہ دھونے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے پاس تالو میں ڈالے اور داڑھی کا خلال کرے اور کہے:

هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ

۱۰) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت اُنگلیوں کا خلال کرنا۔[۵۲]

۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔[۵۳]

۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔[۵۴]

۱۳) اعضاءِ وضو کو مَل مَل کر دھونا۔[۵۵]

۱۴) پے در پے وضو کرنا۔[۵۶]

۱۵) ترتیب وار وضو کرنا۔[۵۷]

---

۵۱ سنن ابی داؤد:۱/۱۹باب تخلیل اللحیۃ
۵۲ سنن ابی داؤد:۱/۱۹باب الاستنثار
۵۳ السعایۃ:۱/۱۳۲ردالمحتار:کتاب الطھارۃ:۱/۲۴۳
۵۴ سنن النسائی:۱/۲۹باب مسح الاذنین مع الراس
۵۵ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۱۱۲
۵۶ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۱۱۳
۵۷ الھدایۃ:۱/۲۳

۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔[۵۸]

۱۷) سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا۔[۵۹]

۱۸) گردن کا مسح کرنا۔ حلق کا مسح نہ کرے، یہ بدعت ہے۔[۶۰]

۱۹) وضو کے بعد کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ[۶۱]

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔

فائدہ: اِس دُعا کے متعلق مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وضو ظاہری طہارت ہے۔ اس دُعا

---

۵۸ صحیح البخاری: ۲۹/۱ (۱۶۹) باب التیمن فی الوضوء والغسل

۵۹ صحیح البخاری: ۳۱/۱، باب مسح الرأس

۶۰ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱۱۵/۱

۶۱ جامع الترمذی: ۱۸/۱، باب ما یقال بعد الوضوء... مرقاۃ المفاتیح: ۱۶/۲ (فائدہ) فیہ اشارۃ الی ان طھارۃ الاعضاء الظاھرۃ لما کانت بیدنا فطھرناھا واما طھارۃ الاحوال الباطنہ فانما ھی بیدك فانت طھرھا بفضلك وکرمك

سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اوّل اِختیاری تھی وہ ہم کر چکے ہیں، اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرمادیجیے۔

فرائض وضو

فائدہ: وضو کا مندرجہ بالا طریقہ سنّت کے مطابق ہے۔

وضو میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا اور آدمی بے وضو رہتا ہے۔ وضو میں صرف چار چیزیں فرض ہیں:

۱) ایک مرتبہ سارا منہ دھونا۔[۶۲]

۲) ایک ایک بار کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔[۶۳]

۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔[۶۴]

۴) ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔[۶۵]

---

۶۲ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۹۱، ۹۲... الھدایۃ: ۱/۱۶... ردالمحتار: ۱/۲۰۸، ۲۰۹

۶۳ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۹۴، ردالمحتار: ۱/۲۱۱، ۲۱۲... الھدایۃ: ۱/۱۶

۶۴ ردالمحتار: ۱/۲۱۳... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۹۵... الھدایۃ: ۱/۱۶

۶۵ ردالمحتار: ۱/۲۱۱، ۲۱۲... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۹۴، ۹۵

اِتنا کرنے سے وضو ہو جائے گا لیکن سنّت کے مطابق وضو کرنے سے وضو کامل ہوتا ہے اور زِیادہ ثواب ملتا ہے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھویے، پھر اِستنجے کی جگہ دھویے۔ چاہے ہاتھ اور اِستنجے کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیے (اور اِستنجے کی جگہ دھونے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا دونوں اِستنجے کے مقام کو دھویے) پھر بدن پر کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو پاک کیجیے۔ اس کے بعد مسنون طریقہ پر وضو کیجیے۔ اگر پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھویئے۔ وضو کے بعد تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیے (اِتنا پانی ڈالیے کہ سر سے پاؤں تک سارے بدن پر بہہ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے ملیے تاکہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے پائے۔ اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہو گا۔ غرض سارے بدن پر پانی بہایئے۔ پھر وہاں سے ہٹ

کر پاک جگہ پر آکر پاؤں دھویے لیکن اگر وضو کے وقت پیر دھو لیے ہوں تو اب دھونے کی ضرورت نہیں۔[۶۶]

فائدہ: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی لہٰذا دونوں میں سے جو صورت بھی آپ اِختیار کریں، سنّت ہونے کی نیت کر لیا کیجیے۔[۶۷]

فرائضِ غسل

غسل کا مندرجہ بالا طریقہ سنّت کے موافق ہے۔ غسل میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر غسل درست نہیں ہوتا اور آدمی ناپاک رہتا ہے لہٰذا غسل کے فرائض کا علم ہونا ضروری ہے۔ غسل میں صرف تین چیزیں فرض ہیں۔

۱) کلّی کرنا (اِس طرح کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔)[۶۸]

---

۶۶ ردالمحتار: ۱/۱۵۷، ۱۵۹... بهشتی زیور

۶۷ سنن النسائی: ۱/۳۱... جامع الترمذی: ۱/۱۸... ردالمحتار: ۱/۹۷

۶۸ بهشتی زیور: ۱/۵۶... ردالمحتار، کتاب الطهارة: ۱/۲۹۲

۲) ناک میں پانی ڈالنا (جہاں تک ناک کا نرم حصّہ ہے۔)[۶۹]

۳) سارے بدن پر پانی پہنچانا۔[۷۰]

اذان واِقامت کی سنّتیں

۱) اذان واِقامت قبلہ رو کہنا سنّت ہے۔[۷۱]

۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اِقامت کے الفاظ جلد جلد ادا کرنا سنّت ہے۔[۷۲]

۳) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت مؤذّن کو دائیں اور بائیں منہ پھیرنا سنّت ہے لیکن سینہ اور قدم قبلہ رُخ ہی رہیں۔[۷۳]

۴) جب مؤذّن سے اذان کے کلمات سنیں تو جس طرح وہ کہے اُسی طرح کہتے جائیں اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

۶۹؎ سنن النسائی: ۱/۵۰باب ترك المنديل بعد الغسل

۷۰؎ بهشتی زیور

۷۱؎ حاشية الطحطاوی علی المراقی: ۱/۲۷۶باب الاذان

۷۲؎ جامع الترمذی: ۱/۴۸باب ماجا فی الترسل فی الاذان

۷۳؎ حاشية الطحطاوی علی المراقی: ۱/۲۷۷... ردالمحتار: ۲/۵۳باب الاذان

کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہیں۔[۴]

۵) فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہا جائے گا۔[۵]

۶) اِقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دِیا جائے گا لیکن قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا کہا جائے۔[۶]

۷) اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھنا سنّت ہے۔ درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں جو بخاری شریف کتابُ الاذان میں منقول ہے۔[۷]

۸) اذان کے بعد کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

---

[۴] صحیح البخاری: ۱/۸۶ باب ما یقول اذا سمع المنادی

[۵] حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۲۷۵، باب الاذان

[۶] سنن ابی داؤد: ۱/۷۸، باب ما یقول اذا سمع الاقامۃ

[۷] صحیح مسلم: ۱/۱۶۶، استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہٗ ثم یصلی علی النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

مَّحْمُوْدَ ۨالَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ[۷۸]

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری پکار کے ربّ! اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تُو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے۔

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بخاری میں نہیں ہے۔ اِمام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن کبیر میں نقل کیا ہے۔[۷۹]

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ کا لفظ اور یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وغیرہ الفاظ جو مشہور ہیں، ان کا ثبوت رِوایات میں نہیں ہے۔ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَاَمَّا زِیَادَةُ "وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ" اَلْمُشْتَهِرَةُ عَلَی الْاَلْسِنَةِ فَقَالَ السَّخَاوِیُّ لَمْ اَرَهٗ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الرِّوَایَاتِ

۷۸؎ صحیح البخاری: ۸۶/۱، باب الدعاء عند النداء

۷۹؎ حصن حصین مع شرح فضل مبین

فائدہ: اس دُعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حسنِ خاتمہ کا اِنعام ہے۔ [۸۰]

نماز کی (۵۱) سنتیں

قیام میں گیارہ (۱۱) سنتیں

۱) تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔ [۸۱]

۲) دونوں پیروں کے درمیان چار اُنگل کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی اُنگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔ [۸۲]

تنبیہ: بعض فقہاء نے چار اُنگل کے فاصلہ کو مستحب کہا ہے لیکن فقہ میں مستحب کا اِطلاق سنّت پر اور سنّت کا اِطلاق مستحب پر ہوتا ہے۔ [۸۳]

۳) مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ کا اِمام کی تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ ہونا۔ [۸۴]

---

۸۰ مرقاۃ المفاتیح: ۲۳۱/۲

۸۱ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۳۰۲/۱

۸۲ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۳۵۷/۱... ردالمحتار: ۲۰۸۵/۲، باب صفۃ الصلاۃ

۸۳ ردالمحتار: ۴۸/۳، تجویز اِطلاق اسم المستحب علی السنّۃ وعکسہ

۸۴ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۳۵۰/۱

فائدہ: مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ اگر اِمام کی تکبیرِ تحریمہ سے پہلے ختم ہو گئی تو اِقتدا صحیح نہ ہو گی۔

۴) تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا۔[۸۵]

۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔[۸۶]

۶) اُنگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند۔[۸۷]

۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔[۸۸]

۸) چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔[۸۹]

۹) درمیانی تین اُنگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔[۹۰]

۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔[۹۱]

۱۱) ثناء پڑھنا۔[۹۲]

---

۸۵ سنن ابی داؤد: ۱/۱۰۵، باب رفع الیدین

۸۶ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۰ ۔ ۔ ۔ ردالمحتار ۲/۲۰۲، ۲۰۳، باب صفۃ الصّلاۃ

۸۷ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۴۹، باب صفۃ الصّلاۃ: ۲/۱۷۱

۸۸ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۱، ۳۵۲

۸۹ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۲ فصل فی بیان سننھا

۹۰ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۲

۹۱ ردالمحتار: ۲/۱۸۷، باب صفۃ الصّلاۃ

۹۲ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۱

قرأت کی سات سنتیں

۱) تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا۔ [۹۳]

۲) تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔ [۹۴]

۳) چپکے سے "آمین" کہنا۔ [۹۵]

۴) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک عصر و عشاء اوساطِ مفصل یعنی سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک اور مغرب میں قصارِ مفصل یعنی سورۂ لم یکن سے سورۂ ناس تک کی سورتوں میں سے کوئی سورۃ پڑھنا۔ [۹۶]

۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔ [۹۷]

۶) ثناء، تعوّذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔ [۹۸]

---

۹۳ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۱
۹۴ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۳
۹۵ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۵
۹۶ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۷، ۳۵۸
۹۷ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۰
۹۸ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۵۵، ۳۵۶

۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔[۹۹]

رُکوع کی آٹھ سنتیں

۱) رُکوع کی تکبیر کہنا۔[۱۰۰]

۲) رُکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔[۱۰۱]

۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں اُنگلیوں کو کشادہ رکھنا۔[۱۰۲]

۴) پیٹھ کو بچھا دینا۔[۱۰۳]

۵) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔[۱۰۴]

۶) سر اور سُرین کو برابر رکھنا۔[۱۰۵]

۷) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھنا۔[۱۰۶]

۸) رُکوع سے اُٹھنے میں اِمام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ باآوازِ بلند کہنا

---

۹۹ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۳۶۸/۱

۱۰۰ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۳۶۱/۱

۱۰۱ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۳۶۲/۱

۱۰۲ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۳۶۲/۱

۱۰۳ ردالمحتار: ۱۹۶/۲

۱۰۴ ردالمحتار: ۱۹۷/۲

۱۰۵ ردالمحتار: ۱۹۶/۲، ۱۹۷

۱۰۶ طحطاوی: ۱۴۴

اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رُکوع کے بعد اِطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔[۱۰۷]

سجدہ کی بارہ سنتیں

۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔[۱۰۸]

۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔[۱۰۹]

۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔[۱۱۰]

۴) پھر ناک رکھنا۔[۱۱۱]

۵) پھر پیشانی رکھنا۔[۱۱۲]

۶) سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔[۱۱۳]

۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازوؤں

---

۱۰۷ ردالمحتار: ۲/۲۰۱

۱۰۸ ردالمحتار: ۲/۲۰۲

۱۰۹ ردالمحتار: ۲/۲۰۲... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۳

۱۱۰ ردالمحتار: ۱/۲۰۲... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۳

۱۱۱ ردالمحتار: ۲/۲۰۳... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۳

۱۱۲ ردالمحتار: ۲/۳۰۳... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۳

۱۱۳ ردالمحتار: ۲/۲۰۲... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۴

سے الگ رکھنا۔[۱۱۴]

۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔[۱۱۵]

۹) سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا۔[۱۱۶]

۱۰) سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔[۱۱۷]

۱۱) سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔[۱۱۸]

۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اِطمینان سے بیٹھنا۔[۱۱۹]

قعدہ کی تیرہ سنتیں

۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔[۱۲۰]

۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔[۱۲۱]

---

۱۱۴ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۵

۱۱۵ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۵

۱۱۶ ھدایۃ: ۱/۱۰۹

۱۱۷ ردالمحتار: ۲/۲۱۰، ۲۱۱

۱۱۸ ردالمحتار: ۲/۲۰۳... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۴

۱۱۹ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۶

۱۲۰ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۶

۱۲۱ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۶۶

۳) تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر شہادت کی اُنگلی کو اُٹھانا اور اِلَّا اللّٰہُ پر جھکا دینا۔[۱۲۲]

۴) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔[۱۲۳]

۵) درود شریف کے بعد دُعائے ماثورہ اُن الفاظ میں جو (قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں) پڑھنا۔[۱۲۴]

٦) دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا۔[۱۲۵]

۷) سلام کی اِبتدا داہنی طرف سے کرنا۔[۱۲٦]

۸) اِمام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔[۱۲۷]

۹) مقتدی کو اِمام، فرشتوں اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔[۱۲۸]

۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔[۱۲۹]

---

۱۲۲ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۷٦

۱۲۳ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳٦۹

۱۲۴ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۷۱

۱۲۵ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۷۳

۱۲٦ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۷۳

۱۲۷ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۷۳، ۳۷۴

۱۲۸ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۷۵

۱۲۹ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۱/۳۷۵

۱۱) مقتدی کو اِمام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔[۱۳۰]
۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔[۱۳۱]
۱۳) مسبوق کو اِمام کے فارغ ہونے کا اِنتظار کرنا۔[۱۳۲]

فرائضِ نماز

۱) تکبیرِ تحریمہ[۱۳۳]
۲) قیام (کھڑا ہونا)۔[۱۳۴]
۳) قرأت (قرآن شریف میں سے کوئی سورۃ یا طویل آیت پڑھنا)[۱۳۵]
۴) رُکوع کرنا۔[۱۳۶]
۵) دونوں سجدے کرنا۔[۱۳۷]
۶) قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

---

۱۳۰ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۱/۳۷۵
۱۳۱ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۱/۳۷۵
۱۳۲ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۱/۳۷۵
۱۳۳ ردالمحتار:۲/۱۲۸...حاشیہ الطحطاوی علی المراقی:۱/۳۰۰
۱۳۴ ردالمحتار:۲/۱۳۱...حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۱/۳۰۹،۳۱۰
۱۳۵ ردالمحتار:۲/۱۳۳...حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۳۱۰،۳۱۱
۱۳۶ ردالمحتار:۲/۱۳۳...حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۱/۳۱۵
۱۳۷ ردالمحتار:۲/۱۳۲...حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:۱/۳۱۵

اگر مندرجہ بالا چیزوں میں سے کوئی بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

نوٹ: واجباتِ نماز، مفسداتِ نماز وغیرہ مسائل ''بہشتی زیور یا آئینۂ نماز'' مؤلفہ حضرت مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتیِ اعظم جامعہ مظاہرِ علوم سہارنپور میں دیکھ کر عمل کریں۔

عورتوں کی نماز میں خاص فرق

۱) عورت تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائے لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالے۔[۱۳۸]

۲) سینے پر ہاتھ باندھے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے۔ مردوں کی طرح چھنگلیا اور انگوٹھے سے گٹّے کو نہ پکڑے۔[۱۳۹]

۳) رکوع میں کم جھکے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے، اُنگلیوں کو کشادہ نہ کرے۔ دونوں بازو پہلو سے خوب

۱۳۸؎ حصن حصین: ۲۲۴

۱۳۹؎ مرقاۃ المفاتیح: ۳/۳۵، باب الذکر بعد الصّلٰوۃ

ملائے رکھے اور دونوں پیروں کے ٹخنے بالکل ملادے۔[۱۴۰]

۴) سجدہ میں پیر کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کرے کہ پیٹ کو رانوں سے اور بازو دونوں پہلوؤں سے ملادے اور کہنیوں کو زمین پر رکھ دے۔[۱۴۱]

۵) قعدہ میں بائیں طرف بیٹھے اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور رانوں پر دونوں ہاتھوں کو رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملا کر رکھے۔[۱۴۲]

نماز کے وہ آداب جو سب کے لیے یکساں ہیں

قیام میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں پاؤں پر، سجدہ کی حالت میں ناک پر اور بیٹھنے کے وقت گود کی طرف، سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نظر رہے اور جمائی آئے تو خوب طاقت سے روکے اور حتی الامکان منہ بند رکھے اور جب کھانسی کا اثر معلوم ہو تو بھی جہاں تک ہو سکے ضبط کرے۔[۱۴۳]

---

۱۴۰ ردالمحتار: ۱۸۸/۲
۱۴۱ ردالمحتار: ۲۱۱/۲... بهشتی زیور: ۱۷/۲
۱۴۲ ردالمحتار: ۲۱۱/۲
۱۴۳ "آئینۂ نماز" مؤلّف حضرت مفتی سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتیِ اعظم جامعہ مظاہرِ علوم

ہر فرض نماز کے بعد ان دُعاؤں میں سے کوئی پڑھیں۔ سلام پھیر کر اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ تین بار پڑھنا مسنون ہے۔ پھر یہ پڑھیں:

(۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ [۱۴۴]

ترجمہ: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے، تو بابرکت ہے اے بزرگی اور کرم والے۔

نوٹ: مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۵۸ پر لکھا ہے کہ:

اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ فَلَآ اَصْلَ لَهٗ...الخ [۱۴۵]

یعنی ان جملوں کا روایات میں ثبوت نہیں ملتا بلکہ بعض قصہ گو لوگوں کا بڑھایا ہوا ہے۔

---

[۱۴۴] حصنِ حصین: ۲۲۳

[۱۴۵] ردالمحتار: ۱۸۸/۲

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ [۱۴۶]

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [۱۴۷]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ پہنچا دِیا جاؤں نکمّی عمر تک اور آپ کی پناہ لیتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

جمعہ کی سنتیں

۱) غسل کرنا۔ [۱۴۸]

۲) اچھے اور صاف کپڑے پہننا۔ [۱۴۹]

۱۴۶؎ حصنِ حصین: ۲۲۸

۱۴۷؎ جامع الترمذی: ۱۹۷/۲، باب فی دعاء النبی وتعوذہ فی دبر کل صلٰوۃ

۱۴۸؎ صحیح البخاری: ۱۲۰/۱، باب فضل الغسل یوم الجُمُعة

۱۴۹؎ سنن ابی داؤد: ۱۵۴/۱، باب اللبس للجُمُعة

۳) مسجد میں جلد جانے کی فکر کرنا۔[۱۵۰]

۴) مسجد پیدل جانا۔[۱۵۱]

۵) اِمام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔[۱۵۲]

۶) اگر صفیں پُر ہیں تو لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے نہ بڑھنا۔[۱۵۳]

۷) کوئی فضول کام نہ کرنا یعنی مثلاً اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہوولعب نہ کرنا۔[۱۵۴]

۸) خطبہ کو غور سے سننا۔[۱۵۵]

۹) علاوہ ازیں جمعہ کے دِن جو سورۂ کہف پڑھے گا اس کے لیے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا

---

۱۵۰ جامع الترمذی: ۱/۱۱۲، باب ماجاء فی التبکیر الی الجمعة ... سنن ابنِ ماجه: ۱/۷۶، باب ماجاء فی التجهیز الی الجمعة

۱۵۱ سنن ابن ماجه: ۱/۵۶، باب المشی الی الصّلوة

۱۵۲ سنن ابن ماجه: ۱/۷۶، باب ماجاء فی الغسل یوم الجمعة ... جامع الترمذی: ۱/۱۱۱، باب فی فضل الغسل یوم الجمعة

۱۵۳ سنن ابی داؤد: ۱/۱۵۹، باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعة: ... جامع الترمذی: ۱/۱۴۴، باب فی کراهیة التطی یوم الجُمعة

۱۵۴ سنن ابن ماجه: ۷۸، ماجاء فی الاستماع للخطبة والانصات لها

۱۵۵ جامع الترمذی: ۱/۱۱۴، باب ماجاء فی کراهیة الکلام والامام یخطب ... سنن ابن ماجه: ۱/۷۸، باب ماجاء فی استماع الخطبة والانصات لها

جو قیامت کے اندھیرے میں اس وقت کے کام آوے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ کے تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہو جائیں گے۔[۱۵۶]

۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ جمعہ کے دِن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔[۱۵۷]

۱۱) جمعہ کے دِن بالوں میں تیل لگانا اور خوشبو یا عطر کا اِستعمال کرنا مسنون ہے۔[۱۵۸]

کھانے کی چند سنتیں

۱) دستر خوان بچھانا۔[۱۵۹]

۲) دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا۔[۱۶۰]

---

۱۵۶ بهشتی زیور: ۱۱/۷۷ جمعہ کے آداب ... تفسیر ابنِ کثیر: ۵/۱۲۲، الترغیب والترهیب: ۱/۳۵۳ (۱۰۳۰)

۱۵۷ سنن ابن ماجه: ۱/۷۶، باب فی فضل الجُمُعة

۱۵۸ صحیح البُخاری: ۱/۱۲۱، باب الدهن للجمعة

۱۵۹ صحیح البخاری: ۲/۱۸۸، باب من ناول اوقدم الٰی صاحبه علی المائدة

۱۶۰ صحیح البخاری: ۲/۸۰۹، باب التسمیة علی الطعام: ... صحیح مسلم: ۲/۱۷۲

۳) بسم اللہ پڑھنا (بلند آواز سے)۔[۱۶۱]

۴) داہنے ہاتھ سے کھانا۔[۱۶۲]

۵) کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔[۱۶۳]

۶) کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔[۱۶۴]

۷) اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔[۱۶۵]

۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔[۱۶۶]

۹) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔[۱۶۷]

۱۰) جوتا اُتار کر کھانا، کھانا۔[۱۶۸]

---

[۱۶۱] صحیح البخاری:۲/۱۱۰،باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین

[۱۶۲] صحیح مسلم:۲/۱۷۲،باب آداب الطعام والشراب واحکامھا

[۱۶۳] صحیح مسلم:۲/۱۷۱،باب آداب الطعام والشراب واحکامھا

[۱۶۴] صحیح البخاری:۲/۱۱۰،باب الاکل مما یلیہ

[۱۶۵] صحیح مسلم:۲/۱۷۵،باب استحباب لعق الاصابع والقصعۃ واکل اللقمۃ الساقطۃ

[۱۶۶] جامع الترمذی:۲/۵،باب ما جاء فی کراھیۃ الاکل متکئا

[۱۶۷] صحیح البخاری:۲/۸۱۴،باب ما عاب النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم طعامًا قط ... صحیح مسلم:۲/۱۸۷،باب لا یعیب الطعام

[۱۶۸] مشکوٰۃ المصابیح:۲/۳۶۸،باب الاطعمۃ

۱۱) کھانے کے وقت اُکڑوں بیٹھنا کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سُرین زمین پر ہوں یا ایک گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرے گھٹنے کو بچھا کر اس پر بیٹھے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھے۔[۱۶۹]

۱۲) کھانے کے برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کرلینا۔ پھر برتن اس کے لیے دُعائے مغفرت کرتا ہے۔[۱۷۰]

۱۳) کھانے کے بعد اُنگلیوں کو چاٹنا۔[۱۷۱]

۱۴) کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ[۱۷۲]

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

---

۱۶۹ مرقاۃ المفاتیح: ۱۰۲/۸... شرح صحیح مسلم للنووی: ۱۸۰/۲، قال الجوهری: الاقعاء عند اهل اللغة ان یلصق الرجل الیتیه بالارض وینصب ساقیه ویتساند ظهره

۱۷۰ سنن ابن ماجه: ۲۳۵/۱، باب تنقیة الصحفة

۱۷۱ صحیح مسلم: ۱۷۵/۲ باب استحباب لعق الأصابع

۱۷۲ جامع الترمذی: ۱۸۴/۲، باب مایقول اذا فرغ من الطعام ... سنن ابی داؤد: ۱۸۲/۱، باب مایقول الرجل اذا طعم... سنن ابن ماجه: ۲۳۶/۲، باب مایقال اذا فرغ من الطعام

۱۵) پہلے دستر خوان اُٹھوانا پھر خود اُٹھنا۔[۷۳]

۱۶) دستر خوان اُٹھانے کی دُعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا[۷۴]

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت ہو، اے ہمارے ربّ! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رُخصت کرکے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اُٹھا رہے ہیں۔

۱۷) دونوں ہاتھ دھونا۔[۷۵]

۱۸) کُلّی کرنا۔[۷۶]

۱۹) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ[۷۷]

---

[۷۳] سنن ابن ماجہ: ۱/۲۳۷ باب النھی ان یقام عن الطعام حتٰی یرفع

[۷۴] صحیح البخاری: ۲/۸۲۰ باب مایقول اذا فرغ من طعامہ

[۷۵] جامع الترمذی: ۲/۶ باب الوضوء قبل الطعام وبعدہ... سنن ابی داؤد: ۲/۱۸۲ باب غسل الید من الطعام

[۷۶] صحیح البخاری: ۲/۸۲۰ باب المضمضۃ بعد الطعام

[۷۷] جامع الترمذی: ۲/۷، باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام، سنن ابی داؤد: ۲/۱۸۳، باب التسمیۃ علی الطعام

۲۰) جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دعا دے:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ [۱۷۸]

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھ کو کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھ کو پلایا تو اُس کو پلا۔

۲۱) سرکہ اِستعمال کرنا سنّت ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ گھر سالن کا محتاج نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔[۱۷۹]

۲۲) خالص گندم اگر کوئی اِستعمال کرتا ہے تو اُسے چاہیے کہ اس میں کچھ جَو بھی ملالے، چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تاکہ سنّت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔[۱۸۰]

۲۳) گوشت کھانا سنّت ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔[۱۸۱]

۲۴) اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنّت ہے۔ البتہ اگر

۱۷۸؎ صحیح مسلم: ۱۸۰/۲، باب استحباب دعاء الضیف لاھل الطعام

۱۷۹؎ سنن ابن ماجہ: ۲۳۸/۱ باب الیتدام بالخل

۱۸۰؎ الجامع الصغیر: ۹۷۹/۲ (۴۷۴۱)

۱۸۱؎ الاوسط للطبرانی: ۲۳۲/۸ (۷۴۷۳)

(غالب آمدنی) سود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہیے۔ [۱۸۲]

۲۵) میّت کے رشتہ داروں یعنی میّت کے گھر کے افراد کو کھانا دینا مسنون ہے۔ [۱۸۳]

پانی پینے کی سنتیں

۱) دائیں ہاتھ سے پینا، کیوں کہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔ [۱۸۴]

۲) پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا، کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ [۱۸۵]

۳) بِسۡمِ اللّٰه کہہ کر پینا اور پی کر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ کہنا۔ [۱۸۶]

۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔ [۱۸۷]

---

۱۸۲ سنن ابی داؤد: ۲/۱۶۹، باب ما جاء فی اجاب الدعوۃ

۱۸۳ سنن ابن ماجہ: ۱/۱۱۵، بابُ ما جاء فی الطعام یبعث الیٰ اهل المیت

۱۸۴ صحیح مسلم: ۲/۱۷۲، باب آداب الطعام والشراب

۱۸۵ صحیح مسلم: ۲/۱۷۳، باب فی الشرب قائمًا

۱۸۶ جامع الترمذی: ۲/۱۰، باب ما جاء فی التنفس فی الاناء... مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۳۷۱ باب الاشربۃ

۱۸۷ صحیح مسلم: ۲/۱۷۴، باب کراهیۃ التنفس فی فنس الاناء واستحباب التنفس خارج الاناء... جامع الترمذی: ۲/۱۰ باب ما جاء فی التنفس فی الاناء

۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔[۱۸۸]

۶) مشک سے منہ لگا کر پانی نہ پئیں یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زِیادہ آجانے کا احتمال ہو یا اس برتن سے سانپ، بچھو وغیرہ آنے کا اندیشہ ہو۔[۱۸۹]

۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا[۱۹۰]

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا، خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا، کڑوا نہیں بنایا۔

۸) پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دَور ختم ہو۔ اسی طرح چائے یا

---

۱۸۸ سنن ابی داؤد: ۲/۱۶۷ باب فی الشرب من ثلمۃ القدح

۱۸۹ صحیح البخاری: ۲/۸۴۷ باب الشرب من فم السقاء... صحیح مسلم: ۲/۱۷۳ باب آداب الطعام والشراب

۱۹۰ روح المعانی: ۲۷/۱۴۹

شربت بھی پیش کریں۔[۱۹۱]

۹) دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ[۱۹۲]

ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

۱۰) پلانے والے کو آخر میں پینا۔

لباس کی سنتیں

۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔[۱۹۳]

۲) قمیص، کُرتا یا صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، پھر بایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار کے لیے

---

[۱۹۱] صحیح البخاری:۲/۸۴۰، باب الایمن فالایمن فی الشرب... صحیح مسلم:۲/۱۴۷، باب استحباب ادارۃ الماء اللبن ونحوھما علی یمین

[۱۹۲] سنن ابی داؤد:۲/۱۹۸، باب مایقول اذا شرب اللبن... جامع الترمذی:۲/۱۸۳، باب مایقول اذا اکل طعامًا

[۱۹۳] شمائل ترمذی:۵ باب ماجاء فی لباس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم... سنن ابن ماجہ:۱۲۵۵ البیاض من الثیاب

پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں۔[۱۹۴]

۳) پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اُوپر رکھیں۔ ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔[۱۹۵]

۴) نیا کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ[۱۹۶]

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوّت کے۔

۵) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنّت ہے۔[۱۹۷]

---

[۱۹۴] جامع الترمذی: ۳۰۶/۱، باب ما جاء فی القمص

[۱۹۵] صحیح البخاری: ۸۶۱/۲، باب ما اسفل من الکعبین ففی النار... صحیح مسلم: ۱۹۴/۲، باب تحریم جر الثوب خیلاء

[۱۹۶] سنن ابی داؤد: ۲۰۲/۲، کتاب اللباس

[۱۹۷] مرقاۃ المفاتیح: ۲۱۵/۸

۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کُرتا بہت پسند تھا۔[۱۹۸]

۷) سیاہ صافہ باندھنا مسنون ہے۔ شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے۔[۱۹۹]

۸) ٹوپی پہننا سنّت ہے۔[۲۰۰]

۹) قمیص یا کُرتا وغیرہ اُتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں پھر دایاں ہاتھ۔ اسی طرح شلوار اور پاجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالیں، پھر دایاں۔[۲۰۱]

۱۰) جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔[۲۰۲]

۱۱) اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اُتاریں پھر دائیں پاؤں سے۔[۲۰۳]

---

۱۹۸ جامع الترمذی:۱/۳۰۶،باب ماجاء فی القمیص... سنن ابی داؤد:۲ /۲۰۲، باب ماجاء فی القمیص... سنن ابن ماجة: ۲/۲۵۵،۲۵۶ باب لبس القمیص

۱۹۹ سنن النسائی:۲/۲۹۶باب لبس العمائم السّود وارخاء طرف العمامة بین الکتفین

۲۰۰ مشکوة المصابیح:۲/۳۷۴، کتاب اللباس ،ذکرہ بلفظ کان کمام اصحاب رسول اللہ بطحا

۲۰۱ جامع الترمذی:۱/۳۰۶،باب ماجاء فی القمیص... مشکوٰة المصابیح:۲/۳۷۴،کتاب اللباس

۲۰۲ صحیح البخاری:۲/۸۷۰،باب یبداء بانتعال الیمنی:صحیح مسلم:۲/۱۹۷،باب استحباب لبس النعال فی الیمنی

۲۰۳ صحیح البخاری :۲/۸۷۰،باب ینزع النعل الیسری... صحیح مسلمُ:۲/۱۹۷، باب استحباب لبس النعمال فی الیمنی اولًا والخلع من الیسری

بالوں کی سنتیں

۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایت کے مطابق کانوں تک اور ایک اور روایت کے مطابق کانوں کی لَو تک تھی، ان کے قریب تک ہونے کی بھی روایات ہیں۔[۲۰۴]

۲) پورے سر پر بال رکھنا کانوں کی لَو تک یا اس سے کسی قدر نیچے سنّت ہے اور پورا سر منڈوادینا بھی سنّت ہے اور اگر کتروانا چاہے تو پورے سر کے بال سب طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف سے چھوٹے کرادینا جس کو "انگریزی بال" کہتے ہیں جائز نہیں۔ اسی طرح سر کا کچھ حصہ منڈوادینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے بچائے۔[۲۰۵]

---

۲۰۴ شمائل ترمذی: ۲، باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

۲۰۵ غنیۃ الطالبین: ۴۳، ۴۴ ... مرقاۃ: ۸/۲۷۸، ۲۷۹ ... بهشتی زیور ۱۱/۱۵۵

۳) داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارِد ہے۔[۲۰۶] داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کتروانا حرام ہے۔[۲۰۷] اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے، ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مشت کی مقدار سنّت سے ثابت ہے۔

۴) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سنّت ہے۔ لمبی لمبی مونچھیں رکھنے پر حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔[۲۰۸]

۵) زیرِ ناف، بغل اور مونچھوں کے بال اور ناخن وغیرہ دور کرکے صاف ستھرا رہنا چاہیے۔ اگر چالیس دن گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔[۲۰۹]

۶) بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنون ہے لیکن ضرورت نہ ہو تو بیچ میں ایک آدھ دِن ناغہ کر دینا چاہیے۔[۲۱۰]

---

۲۰۶ صحیح البخاری: ۲/۸۷۵، باب اعفاء اللحٰی... صحیح مسلم: ۱/۱۲۹، باب خصال الفطرة
۲۰۷ بہشتی زیور: ۱۱/۱۱۵
۲۰۸ بہشتی زیور: ۱۱/۱۵۵
۲۰۹ صحیح البخاری: ۲/۸۷۵، باب تقلیم الاظفار
۲۱۰ اوجز المسالك: ۱۲/۲۶۸

۷) کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانب سے شروع کریں۔[۲۱۱]

۸) کنگھا کرتے ہوئے یا حسبِ ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دُعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ[۲۱۲]

ترجمہ: اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی، میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجیے۔

بیماری علاج اور عیادت کی سنتیں

۱) بیماری میں دوا اور علاج کرانا مسنون ہے، علاج کراتا رہے مگر بیماری سے شفا میں نظر اللہ ہی پر رکھے۔[۲۱۳]

۲) کلونجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا سنّت ہے۔[۲۱۴]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان

---

۲۱۱ صحیح البخاری:۱/۶۱،باب التیمّن فی دخول المسجد وغیرہ... بهشتی زیور:۱۱/۱۱۶

۲۱۲ مشکوٰۃ المصابیح:۲/۳۸۱،باب الترجل... حصن حصین:۳۴۶

۲۱۳ شرح صحیح مسلم للنووی:۲/۲۲۵

۲۱۴ صحیح البخاری:۲/۸۴۸،باب الدواء بالعسل باب الحبۃ السوداء

دونوں چیزوں میں شِفا رکھی ہے۔ ان دونوں کی تعریف میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

۳) علاج کے دوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔[۲۱۵]

۴) اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لیے جانا سنّت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: عُوْدُوا الْمَرِيْضَ مریض کی عیادت کرو اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ...الخ[۲۱۶]

فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔

۵) بیمار پُرسی کر کے جلد لوٹ آنا سنّت ہے۔ کہیں تمہارے زیادہ دیر تک بیٹھنے سے بیمار ملول و رنجیدہ نہ ہو جائے یا گھر والوں کے کام میں خلل نہ پڑے۔[۲۱۷]

---

۲۱۵ صحیح البخاری: ۲/۸۴۳، باب وجوب عیادة المریض

۲۱۶ صحیح البخاری: ۲/۸۴۲، باب عیادة المغمٰی علیه

۲۱۷ مشکٰوة المصابیح: ۱/۱۳۸، باب عیادة المریض

۶) بیمار کی ہر طرح تسلی کرنا مسنون ہے۔ مثلاً اس سے یہ کہے کہ ان شاء اللہ تم جلد اچھے ہو جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ بڑی قدرت والے ہیں، کوئی ڈر یا خوف پیدا کرنے والی بات بیمار سے نہ کہے۔[۲۱۸]

۷) جب کسی مریض کی عیادت کرے تو اس سے یوں کہے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ[۲۱۹]

ترجمہ: کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

پھر اس کی شفایابی کے لیے سات بار یہ دُعا پڑھے:

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ[۲۲۰]

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرشِ عظیم کا ربّ ہے کہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔

---

۲۱۸ مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۱۳۸، باب عیادۃ المریض

۲۱۹ صحیح البخاری: ۲/۸۴۴ (۵۶۶۲)، باب عیادۃ الأعراب

۲۲۰ صحیح البخاری: ۲/۸۴۴، باب ما یقال للمریض: ۲/۸۴۸

۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو شفا ہو گی۔ ہاں! اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے۔[۲۲۱]

سفر کی سنتیں

۱) جہاں تک ہوسکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں۔ تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔[۲۲۲]

۲) سواری کے لیے رکاب میں پاؤں رکھیں تو بِسْمِ اللہ کہیں۔[۲۲۳]

۳) سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں پھر یہ دُعا پڑھیں:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

---

۲۲۱ مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۱۳۵ باب عیادۃ المریض

۲۲۲ فتح الباری: ۶/۵۳

۲۲۳ جامع الترمذی: ۲/۱۸۲، باب ما جاء ما یقول اذا رکب دابۃ

وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ [۲۲۴]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے ربّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۴) پھر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ
وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ [۲۲۵]

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجیے ہم پر اِس سفر کو اور طے کر دیجیے ہم پر درازی کو۔ اے اللہ! آپ ہی رفیق (مددگار) ہیں سفر میں اور خبرگیر ہیں گھر بار میں، یا اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا

[۲۲۴] صحیح مسلم: ۴۳۴/۱، باب استحباب الذکر اذا رکب دابتہٗ متوجھا لسفر الحج او غیرہ... جامع الترمذی باب ماجاء مایقول اذا رکب دابۃ: ۱۸۳/۲

[۲۲۵] صحیح مسلم: ۴۳۴/۱، باب استحباب الذکر اذا رکب دابتہ متوجھا لسفر الحج او غیرہ

ہوں سفر کی مشقت سے اور بُری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بُری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں۔

۵) مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنّت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام کرے۔ راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رُکے اور اُن کو تکلیف ہو۔[۲۲۶]

۶) سفر کے دوران جب سوارِی بلندی پر چڑھے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہے۔[۲۲۷]

۷) جب سواری نشیب یا پستی میں اُترنے لگے تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہے۔[۲۲۸]

فائدہ: مرقاۃ میں ہے کہ یہ سنّت سفر کی ہے، لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اُترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور سبحان اللہ کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثوابِ سنّت کی توقع ہے۔

۲۲۶؎ صحیح مسلم: ۱۴۴/۲، باب امراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر والنھی عن التعریس فی الطریق ص ۱۴۴، ج ۲

۲۲۷؎ صحیح البخاری: ۴۲۰/۱، باب التکبیر اذا علا شرفا

۲۲۸؎ صحیح البخاری: ۴۲۰/۱، باب التسبیح اذا ھبط وادیا

اور مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بلندی پر چڑھتے وقت **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بلندی پر ہم اگرچہ بظاہر بلند ہوتے نظر آرہے ہیں لیکن اے اللہ! ہم بلند نہیں ہیں، بلندی اور بڑائی صرف آپ کے لیے خاص ہے اور پستی میں اُترتے وقت سبحان اللہ کہنا اِس لیے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ! آپ پستی سے پاک ہیں۔

٨) جس شہر یا گاؤں میں جانے کا اِرادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دُعا پڑھیں:[٢٢٩]

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِىْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا[٢٣٠]

ترجمہ: یااللہ! نصیب کیجیے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کردیجیے ہمیں اہلِ شہر کے نزدیک اور محبت دیجیے اِس شہر کے نیک لوگوں کی۔

---

٢٢٩ مرقاۃ المفاتیح: ٥/٣٣٩، ذکرہ بلفظ وکان صلّی اللہ علیہ وسلّم یراعی ذالك فی الزمان والمکان لان ذکر اللہ ینبغی ان لاینسی فی کل الاحوال

٢٣٠ مرقاۃ المفاتیح: ٥/٣٣٩، ذکرہ بلفظ کان یسبح فی الھوبط المناسب لتنزیہ ویکبر فی العلو الملائم الکبریاء والعظمۃ

۹) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے، سفر میں بلاضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔[۲۳۱]

۱۰) دور دراز کے سفر سے بہت دِنوں بعد زِیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اُسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائے۔[۲۳۲]

فائدہ: البتہ اہلِ خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور اُن کو تمہارا اِنتظار بھی ہو تو اُسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دِین و دُنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

۱۱) سفر میں کتّا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔ کیوں کہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر

۲۳۱؎ حصنِ حصین: ۲۸۴

۲۳۲؎ صحیح البخاری: ۱/۴۲۱،باب السرعة فی السیر۔۔۔مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۳۳۹ (فائدہ) ذُکر فی مرقاۃ المفاتیح: ۷/۴۱۶،۴۱۷، وعلمت امرأته وأهله أنه قادم فلا بأس بقدومه ليلًا

کی برکت جاتی رہتی ہے۔[۲۳۳]

۱۲) سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھے۔[۲۳۴]

۱۳) جب سفر سے واپس آئے تو یہ دُعا پڑھے:

آيِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حٰمِدُوْنَ[۲۳۵]

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے ربّ کی حمد کرنے والے ہیں۔

نکاح کی سنتیں

۱) مسنون (برکت والا) نکاح وہ ہے جو سادہ ہو جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلّفات اور جہیز وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔[۲۳۶]

۲) نکاح کے لیے نیک اور صالح فرد کو تلاش کرنا اور منگنی یا پیغامِ نکاح

۲۳۳؎ صحیح مسلم:۲/۲۰۲، باب کراھۃ الکلب والجرس فی السفر: مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۳۳۸، باب آداب السفر

۲۳۴؎ مشکوٰۃ المصابیح:۲/۳۳۹،باب آداب السفر:صحیح مسلم :۱/۲۴۸،باب استحباب رکعتین فی المسجدلمن قدم من السفر

۲۳۵؎ صحیح مسلم:۱/۴۳۵، باب مایقول اذا رجع من سفر الحج وغیرہ، جامع الترمذی:۲/۱۸۲،باب مایقول اذا رجع من سفرہ

۲۳۶؎ مشکوٰۃ المصابیح:۲/۲۶۸،کتاب النکاح

بھیجنا مسنون ہے۔[۲۳۷]

۳) جمعہ کے دِن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا پسندیدہ اور مسنون ہے۔[۲۳۸]

۴) نکاح کو مشہور کرنا سنّت ہے۔[۲۳۹]

۵) حسبِ اِستطاعت مہر مقرر کرنا سنّت ہے۔[۲۴۰]

۶) شادِی کی پہلی رات جب بیوی سے تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی پکڑ کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡأَلُكَ مِنۡ خَیۡرِھَا وَخَیۡرِ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡهِ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡهِ[۲۴۱]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی عادات

۲۳۷؎ مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۲۲۸، کتاب النکاح

۲۳۸؎ مرقاۃ المفاتیح: ۶/۲۷۶

۲۳۹؎ مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۲۷۲، باب اعلان النکاح والخطبۃ

۲۴۰؎ مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۲۷۷، باب الصداق

۲۴۱؎ سنن ابی داؤد: ۱/۲۹۳، باب فی جامع النکاح: سنن ابن ماجہ: ۱/۱۳۸، باب مایقول الرجل اذا دخلت علیہ اھلہ

و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۷) جب بیوی سے صحبت کا اِرادہ کرے تو یہ دُعا پڑھ لے، پھر اگر اولاد ہوگی تو اس پر شیطان مسلط نہیں ہو سکتا اور اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا[۲۴۲]

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے، اس کو بھی شیطان سے دُور رکھ۔ اس دُعا کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی اس کو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

---

[۲۴۲] صحیح البخاری: ۲/۷۷۶، باب ما یقول الرجل اذا اتٰی اھلہ... سنن ابی داؤد: ۱/۲۹۳، باب فی جامع النکاح... سنن ابن ماجہ: ۱/۱۳۸، باب ما یقول الرجل اذا دخلت علیہ اھلہ

ولیمہ

۱) شبِ عروسی گزارنے کے بعد، اپنے عزیزوں، دوستوں، رِشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنّت ہے۔ ولیمہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلائے، تھوڑا کھانا حسبِ اِستطاعت تیار کر کے دوستوں، عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا تھوڑا کھلانا بھی ادائیگی سنّت کے لیے کافی ہے، بہت ہی بُرا ولیمہ وہ ہے کہ مال دار و دُنیادار لوگوں کو تو بلایا جائے مگر غریب، مسکین، محتاج اور دِین دار لوگوں کو دُھتکار دِیا جائے۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ [۲۴۳]

ایسے بُرے ولیمہ سے بچنا چاہیے۔ ولیمہ میں ادائیگیِ سنّت کی نیت رکھو۔ دِین دار غریب اور محتاج لوگوں کو بلاؤ، امیروں میں سے بھی

---

۲۴۳ صحیح البخاری: ۷۷۸/۲، من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله

جس کو دِل چاہے بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے نہ دو۔ جو ولیمہ نام وَرِی اور دِکھاوے کے لیے یا لوگوں کی تعریف کے لیے کیا جائے، اس کا کوئی ثواب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔

بچہ ہونے کے وقت کی سنتیں

۱) جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہنا۔[۲۴۴]

۲) جب بچہ سات روز کا ہو جائے تو اس کا اچھا سا نام رکھنا۔[۲۴۵]

۳) ساتویں روز عقیقہ کرنا۔ اگر ساتویں روز عقیقہ نہ کر سکے تو چودھویں روز ورنہ اکیسویں روز کر دے۔[۲۴۶]

۴) بچے کا سر مونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔[۲۴۷]

۵) سر مونڈنے کے بعد بچے کے سر میں زعفران لگا دینا۔[۲۴۸]

---

۲۴۴ جامع الترمذی: ۱/۲۷۸، باب الاذان فی اذن المولود... علیکم بسنّتی: ۵۵
۲۴۵ سنن ابی داؤد: ۲/۳۶، باب فی العقیقة
۲۴۶ سنن ابی داؤد: ۲/۳۶، باب فی العقیقة
۲۴۷ جامع الترمذی: ۱/۳۷۸، باب ما جاء فی العقیقة
۲۴۸ سنن ابی داؤد: ۲/۳۷، باب فی العقیقة

٦) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کے عقیقہ کے لیے ایک بکرا یا بکری ذبح کرنا۔[۲۴۹]

٧) عقیقہ کا گوشت کچّا یا پکا کر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔[۲۵۰]

٨) عقیقہ کا گوشت دادا، دادی، نانا، نانی سب ہی کھاسکتے ہیں۔[۲۵۱]

٩) کسی بزرگ سے چھوہارا چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنا یا چٹانا اور دُعا کرانا۔[۲۵۲]

١٠) جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز و دِیگر دِین کی باتیں سکھانا۔[۲۵۳]

١١) جب بچہ دس برس کا ہو جائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا تاکہ نماز کا عادِی ہو جائے۔[۲۵۴]

---

۲۴۹ جامع الترمذی:۱/۲۷۸،باب ماجاء فی العقیقة۔۔۔سنن ابن ماجه:۱/۲۲۸،باب العقیقة
۲۵۰ بهشتی زیور:۶/۱۲۔۔۔الفقه الاسلامی:۴/۲۷۴۹
۲۵۱ بهشتی زیور:۳/۴۳۔۔۔الفقه الاسلامی:۴/۲۷۴۹
۲۵۲ صحیح البخاری:۲/۸۲۰،کتاب العقیقة۔۔۔صحیح مسلم:۲/۲۰۹،باب استحباب تحنیك المولود عند ولادته۔۔۔مشكوٰة المصابیح:۲/۳۶۲،باب العقیقة
۲۵۳ جامع الترمذی:۱/۹۲،باب ماجاء متی یؤمر الصبی بالصلوٰة
۲۵۴ مشكوٰة المصابیح:۱/۵۸،کتاب الصلوٰة

تنبیہ: آج کل لاڈ پیار میں بچوں کو بگاڑا جا رہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دے لیتے ہیں کہ بڑا ہو کر بچہ صحیح ہو جائے گا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر بنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونے والی عمارت ٹیڑھی ہی ہو گی اِس لیے اِبتدا سے ہی اخلاقِ حسنہ سے اولاد کو مزیّن کرنا چاہیے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہو گا۔

موت اور اس کے بعد کی سنتیں

۱) جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ اور کلمہ کی تلقین کریں یعنی کلمہ پڑھنے لگیں۔[۲۵۵]

۲) جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ وَاَلۡحِقۡنِیۡ بِالرَّفِیۡقِ الۡاَعۡلٰی[۲۵۶]

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اُوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

---

۲۵۵ المستدرك للحاكم: ۱/۳۵۳

۲۵۶ جامع الترمذی: ۱/ ۱۹۲، باب ماجاء فی تلقین المریض عند الموت... سنن ابی داؤد: ۲/۸۸، باب فی التلقین

۳) جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ[۲۵۷]

ترجمہ: اے اللہ! موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔

۴) جب موت واقع ہو جائے تو اہلِ تعلق یہ دُعا پڑھیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا[۲۵۸]

ترجمہ: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

۵) روح نکل جانے کے بعد میّت کی آنکھیں بند کرے۔[۲۵۹]

---

۲۵۷ صحیح البخاری:۲/۹۳۹، باب دعاء النّبی صلّی الله علیه وسلّم اللّٰھم الرفیق الاعلٰی... صحیح مسلم:۱/۲۸۶، باب فضائل عائشة اُم المؤمنین رضی الله تعالٰی عنھا... جامع الترمذی:۲/۱۸۷، باب ماجاء فی جامع الدعوات

۲۵۸ جامع الترمذی:۱/۱۹۲، باب ماجاء فی التشدید عند الموت

۲۵۹ صحیح مسلم:۱/۳۰۰، کتاب الجنائز... الھدایة:۱/۱۸۹، باب الجنائز

۶) جو شخص میّت کو تخت پر رکھنے کے لیے اُٹھائے یا جنازہ اُٹھائے تو بِسْمِ اللّٰہِ کہے۔[۲۶۰]

۷) میّت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا سنّت ہے۔[۲۶۱]

۸) جب میّت کو قبر میں رکھے تو یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[۲۶۲]

۹) میّت کو قبر میں داہنی کروٹ پر اِس طرح لٹانا چاہیے کہ پورا سینہ کعبہ کی طرف ہو اور پشت کو قبر کی دیوار سے لگادے۔ آج کل لوگ صرف منہ کعبہ کی طرف کردیتے ہیں اور چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے، یہ بالکل خلافِ سنّت ہے۔[۲۶۳]

۱۰) میّت کے رشتہ داروں یعنی گھر والوں کو کھانا دینا مسنون ہے۔ اس کھانے کو تمام برادری یا رشتہ داروں کو کھانا جائز

---

۲۶۰ مصنف ابن ابی شبیۃ: ۴۸۵/۲ (۱۱۳۳۵) مایقول الرجل اذا حمل الجنازہ

۲۶۱ سنن ابی داؤد: ۹۷/۲، باب الاسراع بالجنازۃ

۲۶۲ مشکوٰۃ المصابیح: ۱۴۸/۱، باب دفن المیت

۲۶۳ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۲۸۵/۲

نہیں۔ ناموری اور دِکھلاوے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں جو موجود ہو، دے دِیا جائے۔ [۲۶۴]

۱۱) جب میّت کے دفن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوتے تو خود بھی اور دوسروں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اُسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ [۲۶۵]

۱۲) دفن کے بعد مردہ کے لیے قبلہ رُو ہو کر دُعا کرنا مسنون ہے۔ لیکن نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنا جیسا کہ آج کل رِواج ہو گیا ہے، جائز نہیں۔ [۲۶۶]

سونے کی سنتیں

۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِن تمام چیزوں پر اِستراحت فرمانا ثابت ہے:

---

۲۶۴ جامع الترمذی: ۱/۱۹۵، باب ماجاء فی الطعام یَصْنعُ لاھل المیت... سنن ابن ماجة: ۱/۱۱۵، باب ماجاء فی الطعام یبعث الیٰ اھل المیت

۲۶۵ سنن ابی داؤد: ۲/۱۰۳، باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف... مستدرك للحاکم: ۱/۵۲۶(۱۳۷۲)

۲۶۶ مرقاۃ المفاتیح: ۴/۴۶... البحر الرائق: ۲/۱۸۳

۱) بوریا ۲) چٹائی ۳) کپڑے کا فرش ۴) زمین
۵) تخت ۶) چارپائی ۷) چمڑا اور کھال[۲۶۷]

۲) باوضو سونا سنّت ہے۔[۲۶۸]

۳) جب اپنے بستر پر آئے تو اسے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑے۔[۲۶۹]

۴) سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درجِ ذیل اُمور انجام دے:
۱) دروازہ بند کرے ۲) چراغ بجھادے۔
۳) مشکیزہ کا منہ باندھے ۴) برتن ڈھانک دے۔[۲۷۰]

۵) عشاء کی نماز کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے۔ نماز پڑھ

۲۶۷؎ زاد المعاد: ۱/۱۰۸، فصل فی ھدیہ وسیرتہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی ذومہ وانتبامہ ذکرہ بلفظ "کان ینام علی الغراش تارۃ، وعلی النطع تارۃ وعلی الحصیر تارۃ وعلی الارض تارۃ وعلی السریر تارۃ بین ومالہ وتارۃ علی کساء أسود"

۲۶۸؎ سنن ابی داؤد: ۲/۳۳۱، باب فی النوم علی طھارۃ

۲۶۹؎ صحیح مسلم: ۲/۳۴۹، باب الدعاء عند النوم... سنن ابی داؤد: ۱/۳۳۲، باب مایقول عند النوم... جامع الترمذی: ۱/۱۷۷، باب ماجاء فی الدعاء اذا اُوی الی فراشہ... سنن ابن ماجہ: ۱/۲۷۶، باب مایدعوبہ اذا اُوی الی فراشہ: ۲/۲۷۶

۲۷۰؎ صحیح مسلم: ۲/۱۷۰، باب استحباب تخمیر الاناء وھو تغطیتہ وایکاء السقاء واغلاق الابواب

کر سو رہنا چاہیے البتہ وعظ و نصیحت کے لیے یا روزی، معاش کے لیے جاگنے کی اِجازت ہے۔[۲۷۱]

۶) سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائی سُرمہ لگانا، عورت اور مرد دونوں کے لیے مسنون ہے۔[۲۷۲] جب سونے کا اِرادہ ہو تو قرآن شریف کی آیات اور سورتیں پڑھیں۔ مثلاً الحمد شریف، آیۃ الکرسی، سورۂ ملک تَبَارَكَ الَّذِیْ چاروں قل اور درود شریف۔ اگر زیادہ نہ پڑھ سکو تو ایک دو سورتیں ضرور پڑھ لو کہ یہ دُنیا اور آخرت کی بھلائی اور نیک بختی کی بنیاد ہے۔

۷) سونے سے پہلے تسبیحاتِ فاطمہ کا اہتمام کرے یعنی سبحان اللہ ۳۳/ بار، الحمد للہ ۳۳/ بار اور اللہ اکبر ۳۴/ بار پڑھے۔[۲۷۳]

---

۲۷۱ مرقاۃ المفاتیح: ۲/۲۷۵

۲۷۲ مسند احمد: ۱/۳۵۸ (۲۴۸۳)... صحیح ابن حبان: ۴۳۶ (۶۰۷۲)... سنن ابن ماجه: ۱/۲۵۸ باب الكحل بالاثمد ...شمائل الترمذی: ۴ باب ما جاء فی كحل رسول الله صلّى الله عليه وسلّم... سنن النسائی: ۲/۲۸۱

۲۷۳ صحیح البخاری: ۲/۹۳۵، باب التسبيح والتكبير عند المنام... صحیح مسلم: ۲/۳۵۰، باب التسبيح اوّل النهار وعند النوم... سنن ابی داؤد: باب التسبيح عند النوم: ۲/۳۲۴... جامع الترمذی: ۲/۱۸۷، باب ما جاء فی التسبيح والتكبير والتحميد عند المنام

۸) سوتے وقت داہنی کروٹ پر قبلہ رُو سونا مسنون ہے۔ پیٹ لیٹنا اس طرح سے کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو، منع ہے۔[۲۷۴]

۹) بستر پر لیٹ کر یہ دُعا پڑھے:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ[۲۷۵]

۱۰) پھر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى[۲۷۶]

۱۱) سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار بھی پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ[۲۷۷]

۱۲) اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی بات نظر آجائے اور آنکھ کھل جائے

---

[۲۷۴] سنن ابی داؤد: ۲/۳۳۱، ۳۳۲... جامع الترمذی: ۲/۱۰۵

[۲۷۵] صحیح البخاری: ۲/۹۳۵... صحیح مسلم: ۲/۳۴۹... جامع الترمذی: ۲/۱۷۷

[۲۷۶] صحیح البخاری: ۲/۹۳۵... صحیح مسلم: ۲/۳۴۹

[۲۷۷] جامع الترمذی: ۲/۱۷۷، ابواب الدعوات

تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھو اور کروٹ بدل کر سو جاؤ۔[۲۷۸]

معاشرت کی چند سنتیں

۱) سلام کرنا مسلمانوں کے لیے بہت بڑی سنّت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے، اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ ہو۔ کیوں کہ سلام اِسلامی حق ہے، کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔[۲۷۹]

۲) بخاری اور مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سلام کیا، اس لیے بچوں کو بھی سلام کرنا سنّت ہے۔[۲۸۰]

۲۷۸؎ صحیح مسلم: ۲/۲۴۱، کتاب الرؤیا

۲۷۹؎ صحیح البخاری: ۲/۹۲۱، باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ

۲۸۰؎ صحیح البخاری: ۲/۹۲۱، باب تسلیم القلیل علی الکثیر... صحیح مسلم: ۲/۲۱۴، باب استحباب السلام علی الصبیان

۳) سلام کرنے کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے، ہاتھ سے یا سر سے یا اُنگلی کے اِشارے سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا سنّت کے خلاف ہے۔ اگر دوری ہو تو زبان اور ہاتھ دونوں سے سلام کرے۔[۲۸۱]

۴) کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا مسنون ہے۔ عورت، عورت سے مصافحہ کر سکتی ہے۔[۲۸۲]

۵) کسی مجلس میں جاؤ تو جہاں موقع ملے اور جگہ ملے بیٹھ جاؤ، دوسروں کو اُٹھا کر خود بیٹھ جانا، گناہ کی بات اور مکروہ ہے۔[۲۸۳]

٦) اگر کوئی شخص آپ سے ملنے آئے تو آپ اپنی جگہ سے ذرا سا کھسک جائیں، (چاہے مجلس میں گنجائش ہو) یہ بھی سنّت ہے اور اس میں اس آنے والے کا اِکرام ہے۔[۲۸۴]

---

۲۸۱ مشکٰوۃ المصابیح:۲/ ۳۹۹، باب السلام...جامع الترمذی :۲/۹۹،ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید فی السّلام

۲۸۲ مشکٰوۃ المصابیح:۲/۴۰۱،باب المصافحۃ والمعانقۃ

۲۸۳ صحیح البخاری :۲/۹۲۷،لایقیم الرجل الرجل من مجلسہ... صحیح مسلم:۲/۲۱۷، باب تحریم اقامۃ الانسان من موضعہ المباح الذی سبق الیہ

۲۸۴ زادالطالبین:۵٦...شعب الایمان للبیھقی:۲/۴٦۸(۸۹۳۳)

۷) کہیں اگر صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر کانا پھوسی (سرگوشی) کی اِجازت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کا دِل شبہات کی وجہ سے رنجیدہ ہوگا اور مسلمان بھائی کو رنجیدہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔[۲۸۵]

۸) کسی کے مکان پر جانا ہو تو اس سے اِجازت لے کر داخل ہونا چاہیے۔[۲۸۶]

۹) جب جمائی آوے تو سنّت ہے کہ اس کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے۔ اور اگر منہ کوشش کے باوجود بند نہ رکھ سکے تو بائیں ہاتھ کی پشت کو منہ پر رکھ لے اور ''ہاہا'' کی آواز نہ نکالے کہ یہ حدیث شریف میں ممنوع ہے۔[۲۸۷]

۱۰) اگر کسی کا اچھا نام سنو تو اس سے اپنے مقصد کے لیے نیک فال

۲۸۵؎ صحیح مسلم:۲/۲۱۹، باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ

۲۸۶؎ مشکوٰۃ المصابیح :۲/۴۰۱، باب الاستیذان

۲۸۷؎ صحیح البخاری :۲/۹۱۹،باب مایستحب من العطاس ومایکرہ من التثاؤب... صحیح البخاری:۲/۱۹۱۹۶،باب اذا تثاءب احدکم فلیضع یدہ علی فیہ

سمجھنا سنّت ہے اور اس سے خوش ہونا بھی سنّت ہے۔ بدفالی لینے کو سخت منع فرمایا گیا ہے۔ جیسے راستہ چلتے کسی کو چھینک آگئی تو یہ سمجھنا کہ کام نہ ہوگا یا کوّا بولا، یا بندر نظر آگیا یا اُلّو بولا تو اِن سے آفت آنے کا گمان کرنا سخت نادانی اور بالکل بے اصل اور غلط اور گمراہی کا عقیدہ ہے۔ اسی طرح کسی کو منحوس سمجھنا یا کسی دِن کو منحوس سمجھنا بہت بُرا ہے۔[۲۸۸]

سنّت پر عمل کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے، اِس لیے اہتمام سے اس پر عمل کرنا چاہیے۔

وساوس کے وقت کی سنّت

۱) کفر یا گناہ کے وسوسے کے وقت یہ پڑھنا سنّت ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ[۲۸۹]

۲۸۸؎ مرقاۃ المفاتیح: ۲۶/۹

۲۸۹؎ مرقاۃ المفاتیح: ۱۳۷/۱

سنّتِ تفکر

۱) دوسری سنّت یہ ہے کہ ذاتِ حق تعالیٰ میں غور نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور کریں۔

كَمَا فِي الْحَدِيْثِ تَفَكَّرُوْا فِي خَلْقِ اللهِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللهِ فَإِنَّكُمْ لَمْ تَقْدِرُوْا قَدْرَهُ[۲۹۰]

۲) تفکر کا تعلق خلق سے ہے نہ کہ خالق سے۔

كَمَا قَالَ تَعَالٰى شَانُهٗ:

يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[۲۹۱]

چند اہم تعلیماتِ دینیہ

۱) جس نے کہنا مانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُس نے کہنا مانا اللہ تعالیٰ کا۔[۲۹۲]

---

۲۹۰ بیان القرآن:۱/۲۵۷

۲۹۱ اٰلِ عمرٰن:۱۹۱

۲۹۲ اٰل عمرٰن:۱۹۱...الکامل لابن عدی:۸/۳۸۵...الجامع الصغیر:۲/۶۹۰(۳۳۴۶)...مجمع الزوائد:۱/۲۵۴(۲۶۰)...طبرانی اوسط:۴/۳۸۳(۶۳۱۹)

۲) وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کرنے کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے۔[۲۹۳]

۳) وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان بھائی کو مالی یا جانی نقصان پہنچائے یا فریب کرے۔[۲۹۴]

۴) دُنیا میں اِس طرح رہو جیسے مسافر رہتا ہے۔[۲۹۵]

۵) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے۔[۲۹۶]

۶) ماں باپ کو ستانے کا وبال دُنیا میں بھی آتا ہے۔[۲۹۷]

---

۲۹۳ جامع الترمذی: ۱۴/۲، باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان

۲۹۴ جامع الترمذی: ۱۵/۲، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش

۲۹۵ صحیح البخاری: ۹۴۹/۲، باب قول النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کن فی الدنیا کانّک غریب او عابر سبیل

۲۹۶ صحیح البخاری: ۹۶۰/۲، باب النھاء عن المعاصی

۲۹۷ مشکوٰۃ المصابیح: ۴۲۱/۲ باب البر والصلۃ

۷) غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے:

۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ۲) تندرستی کو بیماری سے پہلے

۳) مال داری کو فقر سے پہلے ۴) فراغت کو مشغولی سے پہلے

۵) زِندگی کو موت سے پہلے [۲۹۸]

صلوٰۃِ اِستخارہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو (اہم) کاموں میں اِس طرح اِستخارہ تعلیم فرماتے تھے جس طرح قرآنِ پاک کی سورتوں کو یاد کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی اہم کام کا اِرادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے، پھر یہ دُعا پڑھے جو آگے آرہی ہے۔[۲۹۹]

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے فرمایا کہ اے انس!

---

۲۹۸ المستدرك للحاكم: ۳۴۱/۴ (۷۸۴۶)... شرح السنۃ: ۲۷۶/۷-۲۷۷ (۳۹۱۶)

۲۹۹ صحیح البخاری: ۹۴۴/۲، باب دعاء الاستخارہ

جب تم کو کوئی امر تردّد میں ڈال دے تو اپنے ربّ سے اِستخارہ کرو اور سات مرتبہ اِستخارہ کرو۔ پھر دِل میں جو بات غالب آجائے، اسی میں خیر سمجھو۔[۳۰۰]

فائدہ: کسی خواب کا نظر آنا یا کسی آواز کا سنائی دینا ضروری نہیں۔ اسی طرح دوسروں سے اِستخارہ کرانا ثابت نہیں، دوسروں سے مشورہ لینا سنّت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے جو مشورہ سے کام کرتا ہے، نادم نہیں ہوتا اور جو اِستخارہ کر کے کام کرتا ہے وہ نامراد نہیں ہوتا۔

نمازِ اِستخارہ پڑھنے کا موقع نہ ہو اور جلدی سے کسی اَمر میں اِستخارہ کرنا ہے تو صرف دُعائے اِستخارہ کافی ہے اور اگر یہ دُعا اِستخارہ کی یاد نہ ہو تو یہ مختصر سی دُعا کر لے

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ[۳۰۱]

۳۰۰؎ ردالمحتار: ۱/۵۰۷

۳۰۱؎ ردالمحتار: ۲/۴۷۰،۴۷۱

دُعائے اِستخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) **خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ** (اس جگہ اپنے مطلب کا خیال کرے) **شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ**[۳۰۲]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں آپ کے علم کے واسطے سے اور قدرت طلب کرتا ہوں، آپ کی قدرت کی

۳۰۲؎ صحیح البخاری: ۹۴۴/۲، باب الدعاء عند الاستخارۃ... جامع الترمذی: ۱۰۹/۱، باب ماجاء فی صلٰوۃ الاستخارہ... حصنِ حصین: ۲۶۳

مدد سے اور آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے فضل کا۔ پس بے شک آپ قدرت رکھنے والے ہیں اور میں عاجز اور کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں، میں نہیں جانتا اور آپ پوشیدہ باتوں کو بخوبی جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! اگر یہ کام جو آپ کے علم میں ہے میرے لیے میرے دِین، معاش اور آخرت کے لیے خیر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دیجیے اور آسان فرما دیجیے اور پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دیجیے اور اگر آپ کے علم میں اس کے اندر شر ہے، میرے دِین اور معاش اور آخرت کے لیے تو اس کو مجھ سے دور کر دیجیے اور مجھ کو اس سے دور کر دیجیے اور جہاں خیر ہو اس کو میرے لیے مقدر کر دیجیے اور مجھ کو اس پر راضی کر دیجیے۔

اس دُعا کے بعد جو دِل میں خیال غالب ہو جائے، اسی میں خیر سمجھے۔

صلوٰۃِ حاجت

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت

ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کسی بندے سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر حق تعالیٰ کی ثناء کرے اور دُرود شریف پڑھے، پھر یہ دُعا پڑھے:

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ [۳۰۳]

۳۰۳؎ جامع الترمذی:۱/۱۰۸،۱۰۹، باب ما جاء فی صلٰوۃ الحاجۃ... سنن ابن ماجہ:۹۸،۹۹، باب ما جاء فی صلٰوۃ الحاجۃ... المستدرک للحاکم:۱/۳۲۰... رد المحتار:۲/۴۷۳

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو حلیم و کریم ہیں (اَلْحَلِیْمُ الَّذِیْ لَا یُعَجِّلُ بِالْعُقُوْبَۃِ، اَلْکَرِیْمُ الَّذِیْ یُعْطِیْ بِدُوْنِ اِسْتِحْقَاقٍ وَّ مِنَّۃٍ حلیم ہے وہ ذات جو سزا دینے میں جلدی نہ کرے اور کریم وہ ذات ہے جو بدونِ اِستحقاق اور قابلیت عطا کرے) پاک ہے اللہ جو عرشِ اعظم کا ربّ ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ربّ العالمین کے لیے خاص ہے۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے موجبات کا اور آپ کی مغفرت کے اِرادوں کا اور ہر نیکی کے مالِ غنیمت کا اور ہر بُرائی سے سلامتی کا ہمارے کسی گناہ کو نہ چھوڑیئے، مگر بخش دِیجیے اور نہ ہمارا کوئی غم باقی رکھیے مگر اُس کو دور فرمادِیجیے اور ہماری ہر حاجت کو جس سے آپ راضی ہوں، اس کو پوری کردِیجیے، اے ارحم الراحمین!

ہر دُعا کے قبل اور بعد دُرود شریف پڑھ لینا دُعا کی قبولیت کا نہایت قوی ذریعہ ہے۔

علّامہ ردالمختار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علّامہ ابو اسحاق الشاطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُجَابَۃٌ عَلَی الْقَطْعِ

یعنی دُرود شریف کو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرمالیتے ہیں اور کریم سے بعید ہے کہ بعض دُعا کو قبول کرے اور بعض کو رد کردے۔

فَاِنَّ الْکَرِیْمَ لَا یَسْتَجِیْبُ بَعْضَ الدُّعَآءِ وَیَرُدُّ بَعْضَهٗ

(۲) اور علّامہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دُعا سے قبل اور بعد دُرود شریف پڑھنے والی دُعا قبول ہو جاتی ہے کیوں کہ حق تعالیٰ صرف آگے اور پیچھے کی دُعاؤں کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دُعا کو رد کردیں۔ یہ اُن کے کرم سے بعید ہے۔

فَاِنَّ اللهَ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ وَهُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَا بَیْنَهُمَا[۳۰۴]

---

۳۰۴ ردالمحتار: ۲/۲۳۳

(۳) احقر عرض کرتا ہے کہ جب بھی کوئی پریشانی دُنیا یا آخرت کی آئے، جسمانی مصیبت ہو یا روحانی مصیبت یعنی مصیبت کے تقاضے پریشان کریں، دو رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر مذکورہ دُعا پڑھ کر بار بار ہر روز دِل سے دُعا کرے، غیب سے اسبابِ فلاح پیدا ہوں گے۔ جس کا دِل چاہے اپنے ربّ سے نصرت اور کرم کا اِنعام حاصل کرے۔[۳۰۵]

بعض عادات وخصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق سنتیں

۱) سنّت: جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔[۳۰۶]

۲) سنّت: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز کام کو منع نہیں

۳۰۵؎ ردالمحتار:۲/۲۳۳، قال ابُوسلیمان الدارمی من اراد ان یسئل اللہ حَاجَتَہٗ فلیکثر بالصلاۃ علی النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ثم یسئل الحاجۃ ولیختم بالصلاۃ علی النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فان اللّٰہ یقبل الصلاتین وھواکرم من ان یدع ما بینھما

۳۰۶؎ زادالمعاد:۱/۱۸۸

فرماتے تھے۔ اگر کوئی سوال کرتا اور اس کو پورا کرنے کا اِرادہ ہوتا تو ہاں کہہ دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔[۳۰۷]

۳) سنّت: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اُس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہیں ہوتا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان نہیں ہٹاتے تھے۔[۳۰۸]

۴) سنّت: جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ[۳۰۹]

۵) سنّت: جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

---

۳۰۷ زادالمعاد: ۱/۱۸۸

۳۰۸ زادالمعاد: ۱/۱۸۸

۳۰۹ جامع الترمذی: ۲/۱۸۲، باب ما جاء ما یقول إذا ودّع انسانا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ[۳۱۰]

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

۶) سنّت: جب کوئی ملتا تو پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کرتے تھے۔[۳۱۱]

۷) سنّت: جب کسی چیز کو کروٹ کی طرف دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے، متکبروں کی طرح کن اَنکھیوں سے نہ دیکھتے۔[۳۱۲]

۸) سنّت: نگاہ نیچی رکھتے تھے۔ غایت حیاء کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔[۳۱۳]

۹) سنّت: برتاؤ میں سختی نہ فرماتے نرمی کو پسند فرماتے۔ آپ اِنتہائی نرم مزاج حلیم الطبع اور رحم دِل تھے۔[۳۱۴]

۳۱۰۔ المستدرك للحاكم: ۶۷۸/۱ (۱۸۴۰)... سنن ابن ماجه: ۲۷۸
۳۱۱۔ شمائل الترمذی: ۱۲
۳۱۲۔ خصائل شرح شمائل الترمذی: ۱۲
۳۱۳۔ خصائل شرح شمائل الترمذی: ۱۲
۳۱۴۔ مشکوٰة المصابیح: ۵۱۲/۲، فضائل سیّد المُرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم

۱۰)سنّت: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے وقت پاؤں اُٹھاتے تو قدم قوّت سے اُٹھتا تھا اور قدم اِس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جھک جاتے، تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے گویا کسی بلندی سے پستی میں اُتر رہے ہوں۔[۳۱۵]

۱۱) سنّت: سب میں ملے جلے رہتے تھے (یعنی شان بنا کر نہ رہتے تھے) بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرمالیتے تھے۔[۳۱۶]

۱۲) سنّت: اگر کوئی غریب آتا یا کوئی بڑھیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بات کرنا چاہتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سڑک کے ایک کنارے پر سننے کے لیے بیٹھ جاتے۔[۳۱۷]

۱۳) سنّت: نماز میں قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے تو سینۂ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی صدا آتی۔ خوفِ خدا کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی۔[۳۱۸]

---

۳۱۵ خصائل شمائل الترمذی: ۳/۱۲،۷

۳۱۶ بهشتی زیور: ۴/۸

۳۱۷ بهشتی زیور: ۴/۸

۳۱۸ شمائل الترمذی: ۱۸۸ باب ما جاء فی بکاء رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

۱۴) سنّت: گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کسی کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تکلیف نہ پہنچے، اسی لیے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے، آہستہ سے کواڑ کھولتے، آہستہ سے باہر تشریف لے جاتے۔ اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔[۳۱۹]

۱۵) سنّت: جب چلتے تو نگاہ نیچی زمین کی طرف رکھتے، مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے سے آتا تو سب سے پہلے سلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کرتے۔[۳۲۰]

۱۶) سنّت: کسی قوم کا آبرو دار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔[۳۲۱]

۱۷) سنّت: اپنے اوقات میں سے کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لیے،

---

۳۱۹ مشکوٰۃ المصابیح: ۲۸۰/۱ ... بھشتی زیور: ۴/۸

۳۲۰ شمائل الترمذی: ۱۲

۳۲۱ شمائل الترمذی: ۲، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے، جیسے ان سے ہنسنا بولنااور ایک حصہ اپنے بدن کی راحت کے لیے نکالنا۔[۳۲۲]

۱۸) سنّت: سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھتے رہنا۔[۳۲۳]

۱۹) سنّت: پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا، بڑوں کی عزّت کرنااور چھوٹوں پر رحم کرنا۔[۳۲۴]

۲۰) سنّت: کوئی رشتہ دار بد سلوکی کرے تو اس کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا۔[۳۲۵]

۲۱) سنّت: جولوگ دُنیا کے اعتبار سے کمزور ہیں، اُن کا خیال رکھنا۔[۳۲۶]

۲۲) سنّت: دائیں یا بائیں جانب تکیہ لگانا۔[۳۲۷]

۲۳) سنّت: بیوی کا دِل خوش کرنے کے لیے اس سے مزاح کرنا

۳۲۲ـ شمائل الترمذی: ۱۹۸

۳۲۳ـ نشر الطیب: ۱۷۰

۳۲۴ـ مشکوٰۃ المصابیح: ۴۲۲/۲، ۴۲۳

۳۲۵ـ مشکوٰۃ المصابیح: ۵۱۹

۳۲۶ـ مشکوٰۃ المصابیح: ۵۱۹/۲، باب فی اخلاقہٖ وشمائلہٖ صلّی اللہ علیہ وسلّم

۳۲۷ـ شمائل الترمذی مع خصائلِ نبوی: ۷۶... زاد المعاد: ۲۰/۱

اور ہنسی کی بات کرنا بھی سنّت ہے۔[۳۲۸]

۲۴) سنّت: بعد نمازِ فجر اشراق تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں مربّع (آلتی پالتی) بیٹھتے تھے نیز اپنے اصحاب میں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مربّع بیٹھتے تھے۔[۳۲۹]

البتہ چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے دو زانو بیٹھنا **اَقْرَبُ اِلَى التَّوَاضُعِ** لکھا ہے۔

۲۵) سنّت: اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ چہرے سے ملنا۔[۳۳۰]

۲۶) سنّت: سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کے لیے کہنا اور اس کی صریح اِجازت کے بغیر آگے نہ بیٹھنا سنّت ہے۔

اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَآبَّتِكَ ...الخ[۳۳۱]

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

---

۳۲۸ خصائل شرح شمائل: ۱۹۸

۳۲۹ خصائل شرح شمائل: ۷۶

۳۳۰ جامع الترمذی: ۱۸/۲، باب ماجاء فی طلاقة الوجه وحسن البشر

۳۳۱ مشکوٰۃ المصابیح: ۳۴۰/۲، باب آداب السفر

دُعا

ایسی صورت جو مجھے آپ سے غافل کر دے
اے خدا اس سے بہت دور مرا دل کر دے

اپنی رحمت سے تو طوفان کو ساحل کر دے
ہر قدم پر تو مرے ساتھ میں منزل کر دے

اے خدا دل پہ مرے فضل وہ نازل کر دے
جو مرے دردِ محبت کو بھی کامل کر دے

www.khanqah.org

ناشر
کتب خانہ مظہری
AT003